کیادولۃاسلامیہ خوراج ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتاہوں اللہ کے نام سے، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اور درودوسلام ہو خاتم الانبیاء ولمرسلین، رحمت للعالمین، مجاہدوامیر المجاہدین، سید البشر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ان کے اہل بیت اور صحابہ پر اور ان پر جنھوں نے ہدایت کی پیروی کی، امابعد:

اس میڈیا کے دور میں جہاں ایک عرصہ سے اسلام اور مسلمان زیر بحث ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مغرب مسلمانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیے ہوئے ہیں؛ شدت پسند اور اعتدال پسند، تو ہم دیکھتے ہیں کہ خود مسلمان بھی اس تقسیم کو اختیار کر رہے ہیں۔ وہ جگہ جہاں آپ ان دو گروہوں سے کسی کے ساتھ اپنی حمایت کا اظہار کرتے ہیں کوئی نئی جگہ نہیں بلکہ آپ کی فیسبک کی پروفائل ہے۔ یا تو آپ کی فیسبک کی کور فوٹو کسی چمکتے ہوئے پاپ سنگر کی تصویر ہے اور آپ کے لائکس میں رومینٹس مویویز اور ساتھ ہی" اسلام امن کا دین" نامی پیج آپ کی وال کی رونک ہے جہاں کچھ مغربی اسلام کے داعی علماء سو کے اقوال بھی موجود ہیں اور یا پھر آپ کی کور فوٹو میں کالا جھنڈا جس کے ساتھ جہاد لکھا ہوا ہے اور کفار کو قتل کرنے کو پیشہ لکھا گیا ہے اور ساتھ ہی لائکس میں کچھ جہادی علماء اور اس طرح کے دیگر پیج موجود ہیں۔

ان دو گرہوں میں فیسبک، ٹویٹر اور دوسرے فورم پر جو کہ یوٹیوب کے لنک، سوال وجواب اور فتاوی سے بھرے پڑے ہیں گھنٹوں بحث کے باوجود بھی کوئی بھی ہار ماننے کو تیار نہیں ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑائی ان کی موت تک چلے گی۔۔۔اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آن لائن معرکہ ہو رہا ہے۔ اس بحث میں اعتدال پسند گروہ کی طرف سے ایک اصطلاح بار بار سامنے آتی ہے جس کے بارے میں ان میں سے اکثر لوگوں کو کوئی علم نہیں ہوتا اور یہ شدت پسند گروہ کی طرف بار بار اچھال دیا جاتا ہے" خوارج" ۔۔۔

لیکن آف لائن میدان جنگ میں یہ معاملہ زیادہ سنجیدہ ہے۔ تکفیر جو کہ شام میں جنگجوں کے درمیان ہونے والی لڑائی کی ایک اہم وجہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خوارج والا معاملہ یہاں طول پکڑ چکا ہے۔ فری سیرین آرمی اور اس کے حلیف دولۃاسلامیہ پر دور حاضر کے خوارج ہونے کا الزام لگا کر ان کے بیسوں پر حملے کرنے، ان کے مجاہدین اور عورتوں کو اغوا اور قتل کرنے کا جواز فراہم کرتے ہیں۔ دولۃاسلامیہ کے متعلق فری سیرین آرمی اور اس کے حلیف کچھ اس طرح کے بیانات دیتے نظر آتے ہیں:" یہ جہنم کے کتے ہیں" " ہمیں ان کو قتل کرنے کا اجر ملے گا" ۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خوارج کے متعلق وارد ہونے والی احادیث صحیح ہیں لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا واقعہ ہی یہ احادیث دولۃاسلامیہ پر منطبق بھی ہوتی ہیں یا نہیں؟

تو خوارج ہوتے کون ہیں؟ ان کے کیا عقائد ہیں؟ کیا وہ کافر ہوتے ہیں؟ کیا ان کو قتل کر دینا چاہیے؟ ان سے کب لڑائی کرنی چاہیے؟ دولۃاسلامیہ پر خوارج کی اصطلاح کو چسپاں کرنے سے پہلے ہمیں دولۃاسلامیہ کے عقائد واعمال کا جائزہ لینا چاہیے۔ تو چلیں آغاز کرتے ہیں جیسا کہ قرآن وسنت اور علماء کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ خوارج گمراہ فرقوں میں سے ایک ہے جو اہلسنت والجماعت کے عقیدہ سے منحرف جماعت ہے۔ ان کے آغاز میں ان کے عقائد اور طریقہ کار واضح نہیں تھا سوائے اس کے کہ یہ مسلم حکمرانوں کے ساتھ اختلاف کرتے تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کے عقائد واضح ہو گئے جن کی آگے میں وضاحت کروں گا۔

خوارج کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث ابو سعید رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنھم نے بیان کی ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یمن سے آنے والا سونا تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص آیا جس کا سر منڈا ہوا تھا۔ وہ شخص آکر کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اللہ سے ڈر۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جواب دیا:" اگر میں اللہ تعالی کی نافرمانی کرنے لگو تو بتائو کے کون اس کی اطاعت کرے گا؟ اور اللہ تعالی نے تو مجھے زمین والوں پر امانت دار مقرر کیا ہے اور تم لوگ مجھے امانت دار نہیں جانتے ۔پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضي اللہ عنہ نے اسے قتل کرنے کی اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے منع کر کے فرمایا:" بے شک اس آدمی کے اصل میں سے ایک قوم ہے جو قرآن پڑھتے تو ہیں لیکن قرآن ان کے خلق سے نیچے نہیں اترتا(یعنی وہ اس پر عمل نہیں کرتے) وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت

پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اگر میں نے ان کو پالیا تو ان کو ایسے قتل کروں گا جیسے قوم عاد کے لوگ قتل ہوئے تھے۔(متفق علیہ)

اور کچھ لوگ یہ حدیث بھی دولۃ اسلامیہ پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں یاسر بن عمار فرماتے ہیں: "میں نے سہل بن حنیف سے پوچھا کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خوارج کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے۔انھوں نے کہا: " میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عراق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: " یہاں پر کچھ ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے خلق سے نیچے نہیں اترے گا۔وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔امام بخاری اس بارے میں ایک اور حدیث سیدنا علی رضي الله عنه سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: " ان میں ایک ایسا آدمی ہو گا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہو گا(ابو داود)

او۔۔۔ارے۔۔۔بھائی اعتدال پسند مسلمان ذرا آرام سے آپ تو ابو بکر البغدادی کا ہاتھ دیکھنے بھاگے جا رہیں ہیں صبر کریے کیوں کہ یہ خوارج کا مخصوص گروہ جس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کیا ہے اس کا ظہور تو پہلے ہی ہو چکا ہے۔یہ حروریہ، عراق سے نکلے تھے جن کا مقابلہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا جیسا کہ زید بن وحب الجوہانی کی روایت سے پتا چلتا ہے وہ کہتے ہیں: " میں اس فوج میں تھا جو سیدنا علی رضي الله عنه کے ساتھ خوارج کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلی تھی۔اس گروہ سے لڑنے کے بعد علی رضي الله عنه نے فرمایا: "اس آدمی کی تلاش کرو جس کے ہاتھ میں نقص ہے۔لوگ اسے تلاش نہ کر سکے۔تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور ان لوگوں کے پاس پہنچے جو قتل ہو کر ایک دوسرے کے اوپر پڑے تھے۔ان کو ہٹانے کا حکم دیا تو انھوں نے اس آدمی کو سب سے آخر میں زمین کے پاس تلاش کر لیا۔تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے کہا: اللہ عظیم ہے،اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسول نے پہنچا دیا۔(سنن ابو داود)

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے ایک اور حدیث نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم نے فرمایا: " میری امت سے ایک گروہ(خوارج) اس وقت نکلے گا جب لوگوں میں اختلاف ہو گا۔ان کی مخصوص نشانی سر منڈانا ہو گی۔وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔تو دو میں سے جو حق پر ہو گا وہ اس(خوارج) گروہ کو قتل کر دے گا۔ابو سعید فرماتے ہیں: " اے اہل عراق یہ تم ہو جنھوں نے انھیں قتل کر دیا۔"(صحیح مسلم)

تو معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس گروہ کی جو نشانیاں بتائیں تھیں وہ صرف اس وقت کے لیے خاص تھیں نا کہ دوسرے عام حالات میں بھی اس جگہ کو خوارج کا گڑھ قرار دیا۔بلکہ عراق کے ہی لوگ تھے جو حق پر تھے جنھوں نے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر خوارج کو قتل کیا۔اور ہمیں یہ حدیث بھی معلوم ہے جو حضرت عبداللہ بن حوالۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ عنقریب کچھ فوجی دستے ترتیب دو گے؛ شام کی فوج، عراق کی فوج، اور یمن کی فوج۔" تو عبداللہ ؓ نے کہا: "اے اللہ کے رسول ﷺ میرے لئے ایک دستہ چن لیں!" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "شام جاؤ، اور جو بھی ایسا نہیں کر سکے وہ یمن جائے، جیسے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اس کے لوگوں کو پسند کیا ہے۔"
(احمد، ابو داؤد) اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عراق میں بھی ایسے ہی عظیم مجاہد ہوں گے جیسے کے شام میں ہوں گے اور یہ حدیث مجاہدین کو شام کی طرف ہجرت کرنے کا کہتی ہے ان لوگوں کے حکم کو غلط قرار دیتے ہوئے جو دولۃ اسلامیہ کو صرف عراق میں رہنے کی نصیحت کرتے ہیں جیسا کہ ان کی بات نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے،اور اگر یہ نصیحت فتنہ سے بچنے کے لیے تھی تو یہ نصیحت شام میں موجود گروہ کو کیوں نہ کی گئی کہ وہ اپنے عراقی بھائیوں کی مدد کو قبول کریں؟ یہ تو زیادہ خوشی کی بات تھی۔

اور ہمیں ایک اور حدیث سے پتا چلتا ہے کہ عراق کے بہترین لوگ شام والوں کے ساتھ امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کریں گے اور زمین پر اللہ کے قانون کو نافذ کریں گے۔جس کا مطلب ہے کہ عراق کے مجاہدین امام مہدی علیہ السلام کے آنے تک موجود رہیں گے اور ان کی فوج کا حصہ ہوں گے جو کہ دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے منہج پر ہو گی۔گو کہ اس حدیث کا درجہ کمزور ہے لیکن کچھ علماء نے اس کو بیان کرنے کی اجازت دی ہے جب تک کہ اس میں حرام و حلال یا دوسرے احکام کا بیان نہ ہو۔

اب آگے بڑھنے سے پہلے جیسے کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے ہمیں خوارج کے عقائد کو سمجھنا ہوگا اور کیا یہ عقائد دولۃ اسلامیہ کے عقائد سے ملتے ہیں تاکہ ان دو میں کوئی مماثلت دیکھی جا سکے۔ علماء نے خوارج کے عقائد کے بارے میں درج ذیل باتیں پیش کی ہیں:

- اس مسلمان حاکم کے خلاف خروج کرتے ہیں جس سے ان کا اختلاف ہو۔
- گناہ کبیرہ کے مرتکب کی تکفیر کرتے ہیں اور اسے ہمیشہ کے لیے جہنمی قرار دیتے ہیں۔
- جہنم میں جانے والا مسلمان کبھی اس سے نجات نہ پائے گا اور اس بارے میں وارد احادیث کا انکار کرتے ہیں۔
- یہ عثمان اور علی رضی اللہ عنھم کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتے۔
- یہ لوگ غیر قریشی کے خلیفہ ہونے کے قائل ہیں، یہ خلافت کے قائم کرنے کو اہم نہیں سمجھتے بلکہ اپنے مسائل خود ہی حل کر لیتے ہیں اور اگر ضرورت پڑے تو اپنا کوئی امام مقرر کر لیتے ہیں۔
- زانی پر رجم کی حد نافذ کرنے کے انکاری ہیں۔
- قرآن کی سورۃ یوسف کو قرآن کا حصہ تسلیم نہیں کرتے۔
- حائضہ عورت پر بھی نماز کو فرض قرار دیتے ہیں۔
- ایمان کے کم اور زیادہ ہونے کے قائل نہیں ہیں۔
- فرض کام کو ادا نہ کرنے کو ارتداد سمجھتے ہیں۔
- مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں جبکہ کافروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔
- اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

تو ان سب پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ ان عقائد کا دولۃ اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ مسلمان حکمران کے خلاف خروج نہیں کرتے بلکہ خود ان کے خلاف خروج کیا گیا ہے۔ یہ کبیرہ گناہوں پر تکفیر نہیں کرتے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنھم کی فضیلت کے قائل ہیں۔ یہ قریشی خلیفہ کو ہی تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ انھوں نے ابو بکر البغدادی کو اپنا خلیفہ منتخب کیا ہے جو قریش سے ہیں۔ یہ اللہ کے قانون کو نافذ کرتے ہیں اور اس میں اپنے اور غیر کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ یہ قرآن کی تمام صورتوں اور آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ حائضہ عورت پر نماز کو فرض قرار نہیں دیتے۔ ایمان کے کم اور زیادہ ہونے کے بھی قائل ہیں۔ یہ لوگ عام عوام کی تکفیر بھی نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے قتل کا آغاز کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی خواہشات اور آرا کے برخلاف اللہ کے قانون کو نافذ کرتے ہیں۔